© rasailojaraid.com

اس صورتِ حال پر تبصرہ کرتے ہوئے پاکستان کے ایک نامور تاریخ دان پروفیسر کے کے عزیز نے حال ہی میں ایک بیان میں کہا ہے کہ ''ہمارے عوام جذباتی ہیں۔ انھیں مشتعل کرنے کے لیے کسی نیم خواندہ صحافی کا کالم یا ناخواندہ مولوی کی ایک تقریر کافی ہے۔ چرچل، نپولین، واشنگٹن سب پر تنقید ہوتی ہے، لیکن ہمارے ہیرو تنقید سے مبرا ہیں'' (بحوالہ الفضل پاکستان۔ ۲۴ ستمبر ۱۹۹۴ء) واضح رہے کہ پروفیسر عزیز پنجاب، لندن، ہائڈل برگ اور خرطوم کی یونیورسٹیوں میں پروفیسر رہ چکے ہیں۔۲۲

غور طلب بات یہ ہے کہ بانیانِ پاکستان پر ''تنقید'' کو ایک مہم کے طور پر زندگی کا مقصد بنا لینے کا جواز کیا ہے؟ کیا دنیا میں کرنے کے لیے اور کوئی مفید کام نہیں ہے؟ ''لبرٹی'' والوں اور کے کے عزیز کا اصل مسئلہ کچھ اور ہے ''الفضل'' کا حوالہ اس راز سے پردہ اٹھاتا ہے۔

....

حوالے اور حواشی

(۱) مضمون کا عنوان ہے Qadianis and Orthodox Muslims یہ مضمون متعدد جرائد و اخبارات میں شائع ہوا۔ اپنے خط بنام سید نذیر نیازی مورخہ ۷ مئی ۱۹۳۵ء میں اقبال لکھتے ہیں کہ ''وہ مضمون جو آپ نے دکن ٹائمز میں دیکھا ہے قریباً تمام انگریزی اخباروں میں شائع ہوا ہے۔ ایسٹرن ٹائمز، ٹریبون، سٹیٹس مین، سٹار آف انڈیا کلکتہ، علاوہ اس کے اردو اخباروں میں اس کا ترجمہ بھی شائع ہوا ہے۔ ۱۴ مئی کے سٹیٹس مین نے......اس کے اوپر لیڈنگ آرٹیکل بھی لکھا ہے (مکتوباتِ اقبال، صفحات ۲۷۲۔۲۷۳) اس نتیجے تک فکرِ اقبال کی رسائی بتدریج ہوئی۔ کہا جاتا ہے کہ علامہ اقبال اور سید عطاء اللہ شاہ بخاری کو مسئلہ قادیانیت کی سنگینی کا احساس مولانا انور شاہ کشمیری نے دلایا۔

(۲) دیکھیے (i) Thoughts and Reflections of Iqbal، مرتبہ ایس اے واحد (ii) Speeches and statements of Iqbal (نیز ''حرفِ اقبال''۔ اردو ترجمہ از شروانی) مرتبہ لطیف احمد شروانی (iii) Discourses of Iqbal، مرتبہ شاہد حسین رزاقی۔

(۳) تفصیل کے لیے دیکھیے نقوشِ جاوداں، زاہد منیر عامر صفحہ ۱۳۲

(۴) تفصیل اور حوالوں کے لیے دیکھیے، اقبال اور احمدیت، بشیر احمد ڈار، صفحات ۴۹ تا ۵۳

(۵) مکتوباتِ اقبال، سید نذیر نیازی، صفحہ ۳۰۰

(۶) ''سٹیٹس مین'' کا اہم ترین سوال یہ تھا کہ ایک مذہبی ملت کے اندرونی اختلافات کی طرف حکومت کہاں اور کب توجہ کرے؟ اقبال کا جواب یہ تھا کہ سکھوں کے مطالبے کا انتظار کیے بغیر حکومت نے ۱۹۱۹ء میں انھیں ہندوؤں سے الگ جماعت تسلیم کر لیا۔ ایسا ہی وہ قادیانیوں کے معاملے میں کر سکتی ہے۔ ایران میں بہائیوں نے ختمِ نبوت کے اصول کو جھٹلایا لیکن ساتھ ہی اعلان کیا کہ وہ الگ جماعت ہیں اور مسلمانوں میں شامل نہیں ہیں۔ قادیانیوں کے سامنے صرف دو راہیں ہیں یا تو وہ بہائیوں کی تقلید کریں اور یا ختمِ نبوت کے اصول کو تسلیم کریں اور اس ضمن میں تاویلات کو ترک کر دیں۔ (تفصیل کے لیے دیکھیے ''اقبال اور احمدیت'' ڈار، صفحات ۶۲ تا ۶۵)

(۷) دیکھیے مکتوباتِ اقبال مرتبہ سید نذیر نیازی، صفحات ۳۱۰ تا ۳۱۲

(۸) یہ مضمون بھی سید عبدالواحد اور لطیف احمد خان شروانی کے مجموعوں میں شامل ہے۔ اردو ترجمہ ''حرفِ اقبال'' میں ہے۔ دونوں

© rasailojaraid.com